93053 ۔ اعضائے تناسلی میں کمزوری کی بنا پر مکمل مہینہ حیض آنا

سوال

ہمارے خاندان میں ایك ایسی عورت ہے جسے اعضاء تناسلیہ میں کمزوری کی بنا پر سارا ماہ ہی حیض آتا رہتا ہے، اور اب وہ علاج کروا رہی ہے، اور اب رمضان آ گیا ہے وہ دریافت کرتی ہے آیا وہ روزے رکھے یا نہ رکھے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

جسے سارا ماہ ہی خون آتا رہے وہ استحاضہ والی عورت شمار ہو گی، اگر تو اسے حیض آنے میں کوئی مقررہ ایام کی عادت ہو تو وہ اپنی عادت کے مطابق اتنے ایام حیض شمار کر کے عبادت سے رکی رہے، اور پھر غسل کر کے مہینے کے باقی ایام نماز روزہ ادا کریگی چاہے خون آتا بھی رہے.

اور اگر اسے عادت معلوم نہ ہو اور نہ ہی کوئی محدود مدت معلوم ہو یا پھر وہ بھول چکی ہو تو وہ عورت خون کی تمیز پر عمل کریگی اگر ممکن ہو سکے، کیونکہ حیض اور استحاضہ کا خون علیحدہ ہوتا ہے جس کے رنگ اور بو میں فرق پایا جاتا ہے، حیض کا خون سیاہی مائل اور بدبودار اور گاڑھا ہوتا ہے، لیکن استحاضہ کا خون سرخ اور عام خون کی طرح پتلا ہوتا ہے.

اس لیے جن ایام میں حیض کی صفات والا خون ہو وہ حیض شمار ہوگا، اور اس کے علاوہ ایام میں وہ پاك شمار ہو گی اور اسے نماز روزہ ادا کرنا ہوگا.

اور اگر خون میں صفات کے ساتھ امتیاز کرنا ممکن نہ ہو تو وہ عورت چھ یا سات دن بیٹھےگی اور نماز روزہ ادا نہیں کریگی، کیونکہ غالب طور پر عورتوں کے ہاں اتنے ایام ہی حیض آتا ہے، اس کے بعد وہ غسل کرے اور نماز روزہ ادا کریگی.

استحاضہ والی عورت کے متعلق سنت نبویہ میں وارد ہے کہ ۔ اگر اسے عادت معلوم ہو ۔ ت واسے اپنی عادت کی طرف رجوع کرنا ہوگا.

صحیح بخاری میں عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے کہ:

" فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ تعالی عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرتے ہوئے کہا:

میں استحاضہ والی عورت ہوں اور پاك نہیں ہوتی كیا میں نماز چھوڑ دوں ؟

تو رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

نہیں، یہ ایك رگ كا خون ہے، لیكن جتنے ایام تمہیں حیض آتا تھا اتنے ایام نماز ترك كرو، پھر غسل كر كے نماز ادا كرو "

صحیح بخاری حدیث نمبر (319).

اور خون میں تمیز كرنے پر اعتماد كرنے كی دلیل سنن نسائی اور ابو داود كی درج ذیل حدیث ہے:

فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ تعالی عنہا بیان كرتی ہیں كہ انہیں استحاضہ آتا تھا تو رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا:

" جب تمہیں حیض كا خون آئے كیونكہ وہ سیاہ رنگ كا معروف ہے تو تم نماز ادا نہ كرو، اور اگر دوسرا خون ہو تو وضوء كر كے نماز ادا كرو كیونكہ یہ رگ كا خون ہے "

سنن نسائی حدیث نمبر (125) سنن ابو داود حدیث نمبر (304) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح نسائی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور استحاضہ والی عورت كا ـ اگر اس كی عادت معروف نہ ہو اور نہ ہی خون میں تمیز ہوتی ہو ـ تو چھ یا سات یوم تك نماز روزہ ادا نہ كرنا كے دلیل ترمذی اور ابو داود كی درج ذیل حدیث ہے:

حمنہ بنت جحش رضی اللہ تعالی عنہا بیان كرتی ہیں كہ مجھے بہت شدید حیض آتا تھا، اس لیے میں نے عرض كیا اے اللہ تعالی كے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بہت شدید حیض آتا ہے آپ مجھے كیا حكم دیتے ہیں ؟ جس نے مجھے نماز اور روزے سے روك دیا ہے.

تو رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" یہ شیطان كی طرف سے ایك كچوكہ ہے چنانچہ تم اللہ كے علم میں چھ یا سات یوم حیض شمار كرو، پھر غسل كر لو تو جب تم دیكھو كہ پاك صاف ہو گئی ہو تو باقی چوبیس یا تئیس راتیں اور دن نماز روزہ ادا كرو، یہ تمہیں كافی ہے، اور اسی طرح تم كرو جس طرح حیض والی عورتیں كرتی ہیں، اور جس طرح وہ اپنے وقت پر حیض سے پاك صاف ہوتی ہیں "

سنن ترمذی حدیث نمبر (128) سنن ابو داود حدیث نمبر (287) ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے اس حدیث کے متعلق محمد یعنی بخاری رحمہ اللہ سے پوچھا تو انہوں نے اسے کو حسن صحیح کہا، اور اسی طرح امام احمد بن حنبل نے بھی اس حدیث کو حسن صحیح کہا ہے.

واللہ اعلم .